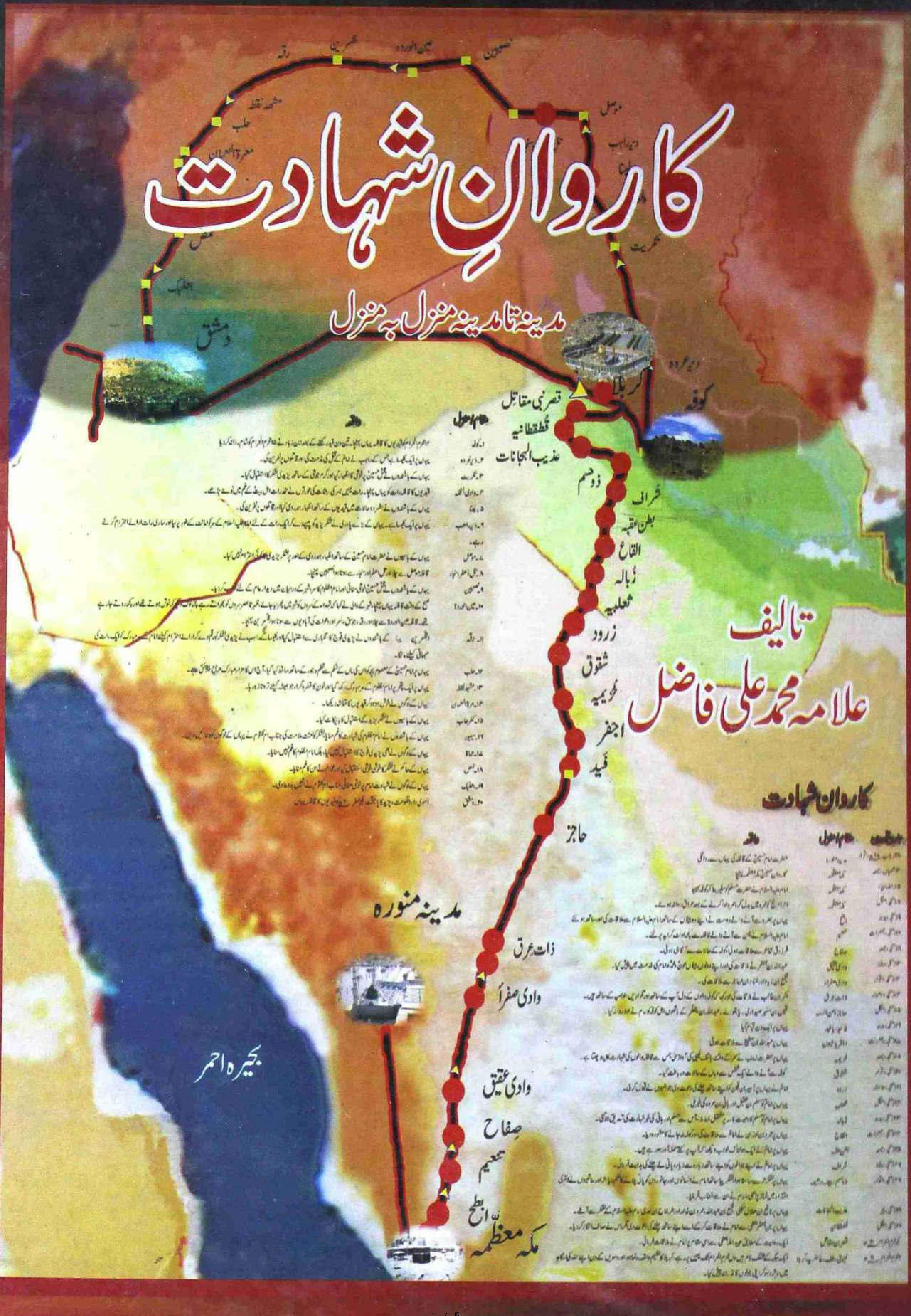


کاروانِ شہادت
مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل
تالیف
علامہ محمد علی فاضل
دمشق
کربلا
کوفہ
قصر بنی مقاتل
قطقطانیہ
عذیب الہجانات
ذوحسم
شراف
بطن عقبہ
القاع
زبالہ
ثعلبیہ
زرود
شقوق
خزیمیہ
اجفر
فید
حاجز
مدینہ منورہ
ذات عرق
وادی صفراء
وادی عقیق
صفاح
تنعیم
ابطح
مکہ معظمہ
بحیرہ احمر
کاروان شہادت

قال سیّد الشّھدآء ابوعبد الله الحسین علیه السلام :

............اِنَّمَا خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلَاحِ فِی اُمَّةِ جَدِّی ....

کاروانِ شہادت

مدینه تا مدینه، منزل به منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی۔ جامعۃ الکوثر **اسلام آباد**

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)
راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی۔ جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2
اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: ‎-/350 روپے

انہیں دکھلائیں۔

خیام کی حفاظتی تدبیر:

(کتاب الامام الحسینؑ واصحابہ) کے مطابق چونکہ ہر لمحے خیموں میں پشت سے دشمن کے شب خون مارنے کا احتمال تھا لہٰذا امام معظم نے خیام کے اطراف میں کھدی ہوئی خندق میں لکڑیاں ڈلوادیں اور فرمایا: ''جونہی دشمن حملہ آور ہوں لکڑیوں کو فوراً آگ لگادی جائے تاکہ اس طرح سے وہ خیام تک دسترسی حاصل نہ کرسکے، چنانچہ صرف ایک سمت کے سوا جس پر امام کے اصحاب متعین تھے باقی تمام مربوط راستے خندق کی وجہ سے دشمن پر مسدود کردیئے اور یہ تدبیر اصحابِ امامؑ کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی''

خیام کی تنصیب نو:

(کتاب انساب الاشراف جلد۳ میں ہے کہ) امام حسینؑ نے اپنے خیمہ سے باہر آکر اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ خیموں کو ایک دوسرے کے قریب کردیں، ایک دوسرے کی طنابوں کو باہم ملادیں اپنا رخ دشمن کے لشکر کی طرف کرلیں اور خیام کو اپنی پشت اور دائیں بائیں قرار دیں گویا خیمے ان کے تینوں اطراف میں ہوں اور اصحاب فقط ایک طرف سے دشمن کے روبرو ہوں تاکہ دشمن کسی بھی طرف سے آپ کے ساتھیوں کو تیروں کا ہدف قرار نہ دے سکے۔

اس کے بعد امام حسینؑ اور اصحاب وانصار حسینؑ اپنے اپنے خیموں میں چلے گئے اور ساری رات نماز واستغفار، دعاومناجات میں گزاردی۔

نافع بن ہلال سے امامؑ کی گفتگو:

بقول مرحوم مقرم، حضرت سید الشہداءؑ شب عاشورا آدھی رات کے وقت خیام سے باہر آگئے، اس منظر کو آپ کے ایک صحابی نافع بن ہلال دیکھ رہے تھے لہٰذا انہوں نے جلدی سے اپنے آپ کو خدمت امام میں پہنچایا اور خیام سے باہر آنے کا سبب پوچھا، ساتھ ہی عرض کیا: ''یابن رسول اللہؐ! آپ کا خیمے سے باہر آکر اس طاغوتی دشمن کے لشکر کی طرف جانے سے مجھے سخت پریشانی لاحق ہوگئی کہ آپ کو گزند نہ پہنچائیں!''

امامؑ نے فرمایا:

''اِنِّیْ خَرَجْتُ اَتَوَقَّعُ التِّلَاعِ وَالرَّوَابِیَ مُخَافَۃَ اَنْ تَکُوْنَ مکْمَنًا لِهُجُوْمِ الْخَیْلِ تَحْمِلُوْنَ وَیَحْمِلُوْنَ''

میں اس لئے باہر آیا ہوں تا کہ خیموں کے اطراف میں زمین کی بلندی اور پستی کا جائزہ لوں کہ کہیں پر دشمن کیلئے کمین گاہ کا کام تو نہیں دے رہی کہ جس سے چھپ کر وہ تم پر حملہ کرے یا تمہارے حملے سے اپنے دفاع کا کام لے۔

امامؑ کے ہاتھ میں ہلال کا ہاتھ تھا، اس وقت امام نے فرمایا:

"هِيَ وَاللّٰهِ وَعْدٌ لَا خُلْفَ فِيهِ" خدا کی قسم آج کی رات وعدہ وفائی کی رات ہے جس کی خلاف ورزی ممکن نہیں ہے۔

اسی دوران ماہتاب کی چاندنی میں دور سے دو پہاڑیاں دکھائی دیں جن کی طرف امام نے اشارہ کرکے نافع سے فرمایا:

"اَلَا تَسْلُكُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْجَبَلَيْنِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَتَنْجُوْ نَفْسَكَ؟"

کیا تم نہیں چاہتے کہ رات کے اس حصے میں ان پہاڑیوں کے درمیان جا کر پناہ لو اور اپنی جان بچاؤ؟

یہ سن کر نافع بن ہلال نے اپنے آپ کو امامؑ کے قدموں پر گرا دیا اور عرض کی:

ثَكِلَتْنِي اُمِّي اِنَّ سَيْفِي بِاَلْفٍ وَّ فَرَسِي مِثْلُهٗ ، فَوَالَّذِي مَنَّ بِكَ عَلَيَّ لَا فَارَقْتُكَ حَتّٰى يَكِلَّا عَنْ فَرْيٍ وَّجَرْيٍ

میری ماں میرا سوگ منائے میں نے یہ تلوار ایک ہزار درہم کی خریدی ہے اور یہ گھوڑا بھی ایک ہزار درہم میں خریدا ہے، اس اللہ کی قسم جس نے آپ کی محبت میرے دل میں پیدا کر کے مجھ پر احسان فرمایا ہے میرے اور آپ کے درمیان اس وقت ہی جدائی ہو سکتی ہے جب یہ تلوار بند ہو جائے اور گھوڑا حرکت کے قابل نہ رہے۔

یاد رہے کہ نافع بن ہلال حضرت سید الشہداء علیہ السلام کے جاں نثاروں میں شامل ہیں اور بروز عاشورا شدید زخموں کی وجہ سے شہداء کے لاشوں کے درمیان گر گئے تھے، پھر انہیں قیدی بنا کر کوفے کی طرف منتقل کر دیا گیا، عاشورا کے متعلق کچھ مطالب انہی کے ذریعہ بیان ہوئے ہیں، جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔

نافع یہ بھی کہتے ہیں کہ:

"امام علیہ السلام خیموں کے اطراف بیابان کا جائزہ لے کر خیام کے اندر تشریف لے آئے اور سیدھے اپنی ہمشیرہ محترمہ جناب زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کے خیمے میں چلے گئے، میں اس وقت خیمے کے باہر پہرہ

دے رہا تھا، تو جناب زینب کبریٰؑ نے سب سے پہلے اپنے بھائی سے سوال کیا: ''بھائی جان! آیا آپ نے اپنے اصحاب وانصار کو اچھی طرح آزما لیا ہے اور ان کی نیت اور استقامت کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں ہوگا کہ کسی سخت اور مشکل مرحلے پر آپ کا ساتھ چھوڑ کر آپ کو دشمن کے نرغہ میں یکہ وتنہا چھوڑ جائیں؟''

امامؑ نے فرمایا:

''وَاللّٰہِ لَقَدْ بَلَوْتُھُمْ فَمَا وَجَدتُّ فِیْھِمْ اِلَّا الْاَشْوَسَ الْاَ قُعَسَ یَسْتَأْنِسُوْنَ بِالْمَنِیَّۃِ دُوْنِیْ اسْتِیْنَاسَ الطِّفْلِ اِلٰی مَحَالِبِ اُمِّہٖ''

جی ہاں! میں نے خدا کی قسم انہیں اچھی طرح جانچ لیا ہے، میں نے انہیں شیر دلاور کی طرح بہادر اور پہاڑ کی طرح مضبوط ومحکم پایا ہے

بقول شاعر:

پتلے ہیں ''یہ'' حدید کے پیکر ہیں سنگ کے
انساں نہیں پہاڑ ہیں میدانِ جنگ کے

وہ میرے اوپر جان قربان کرنے کیلئے اس قدر مشتاق ہیں جس طرح شیر خوار بچہ ماں کی چھاتی کا مشتاق ہوتا ہے۔

نافع کہتے ہیں:

''جب میں نے بہن بھائی کے سوال وجواب کو سنا تو مجھ سے رونا ضبط نہ ہو سکا، سیدھے حبیب بن مظاہر کی طرف آیا اور بہن بھائی کا سارا ماجرا بیان کر دیا''

حبیب نے کہا:

''خدا کی قسم! اگر امامؑ کے حکم کا انتظار نہ ہوتا اسی رات ہی کو ہم دشمن پر حملہ کر دیتے''

میں نے کہا:

''حبیب! امامؑ اس وقت بہن کے خیمہ ہی میں ہیں اور شاید کچھ مخدرات عصمت اور معصوم بچے بھی وہاں ہوں، بہتر ہے کہ کچھ اصحاب کے ساتھ امام کی خدمت میں چلتے ہیں اور ایک مرتبہ پھر اپنی وفا اور جاں نثاری کا اظہار کرتے ہیں، تاکہ مخدرات عصمت کی ڈھارس بندھ جائے''